سوال

(1096) بے نمازی کا نمازِ جنازہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پچھلے ہفتہ ہماری مسجد رحمانیہ اہلِ حدیث محمد حسین گوٹھ عرفات ٹاؤن میں ایک واقعہ ظہور پذیر ہوا جس سے طبیعت بہت الجھ گئی ہے۔ چونکہ میں نے الحمد سعودی عرب میں بھی کچھ وقت گزارا۔ لیکن وہاں پر بھی ایسا نہیں ہوا۔ ہوا یہ کہ ہماری مسجد میں ایک جنازہ لایا گیا جس کی نمازِجنازہ امام صاحب نے یہ کہہ کر پڑھانے سے انکار کردیا کہ یہ شخص بے نمازی تھا۔ امام صاحب عالم دین ہیں لیکن ایک خلجان جو پیدا ہوگیا قرآن وسنت کی روشنی میں اس کی وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بے نمازی کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھنی چاہیے۔ آپ کے امام صاحب نے بصورتِ انکار درست موقف اختیار کیا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے :

’مَن تَرکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَد کَفَرَ‘ (المعجم الاوسط، رقم :۳۳۴۸)، (صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب بَیَانِ إِطلَاقِ اسمِ الکُفرِ عَلٰی مَن تَرکَ الصَّلَاۃَ، رقم :۸۲)

یعنی ’’جو شخص دیدہ دانستہ نماز چھوڑ دے وہ کافر ہے۔‘‘

جملہ تفاصیل کے لیے ملاحظہ ہو! ہمارے شیخ محدث روپڑی رحمہ اللہ کا ’’فتاویٰ اہل حدیث‘‘ (۲/۳۸تا۵۷)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :872

محدث فتویٰ